شذرات

متحدہ عرب جمہوریہ یعنی مصر میں اوقاف سے متعلقہ محکمے جو وہاں ایک مستقل وزارت - وزارۃ الاوقاف کے تحت ہیں، کیا کام کرتے ہیں اور ان کے کام کرنے کا طریقہ کیا ہے ؛ اُن کی تفصیلات ایک کتاب سے جو ہمیں قاہرہ سے ملی ہے حاصل ہوئی ہیں۔ یہ یاد رہے کہ مشرق قریب کے مسلمان ملکوں میں عرصۂ دراز سے اوقاف کا نظام موجود ہے۔ اور گو ترکی میں اتاترک کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد اوقاف کی جداگانہ حیثیت ختم کر دی گئی، لیکن عرب ملکوں میں اوقاف کا مستقل نظام موجود ہے۔ اور تمام تر دینی اور فلاحِ عامہ کی سرگرمیاں اُس کے دائرہ کار میں داخل ہیں۔

۱۸۸۲ء میں مصر پر برطانیہ کا براہِ راست تو نہیں بالواسطہ قبضہ ہو گیا تھا۔ اور اس کے نتیجے میں حکومت مصر کے تمام محکمے انگریز افسروں کی نگرانی میں آگئے، لیکن ایک محکمہ اوقاف ایسا تھا جو اس نگرانی سے آزاد رہا اور بھلا بُرا جس طرح بھی ہو سکا، مصری اُسے چلاتے رہے۔

حالیہ سالوں میں متحدہ عرب جمہوریہ کے نظامِ اوقاف میں کافی تبدیلیاں کی گئی ہیں اور اس کی افادیت اور کارکردگی کو موجودہ زمانے کی ضرورتوں کے مطابق کرنے کے لئے اُسے بالکل نئے طریقوں پر ڈھالا گیا ہے۔ یہ نظام دو بڑے شعبوں پر مشتمل ہے۔ ایک دعوتِ اسلامیہ کا ادارہ عامہ اور دوسرا 'مجلس اعلیٰ للشئون الاسلامیہ'۔

پہلے شعبے سے متعلق یہ کام ہیں، متحدہ عرب جمہوریہ کی تمام مساجد کی خواہ وہ حکومت کی تعمیر کردہ ہوں یا عام لوگوں کی، فعّال نگرانی۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ معاشرے میں مسجد وہ مقام حاصل کرے، جو اُسے عہدِ نبوی اور صحابہ و تابعین کے دور میں حاصل تھا یعنی "وہ عبادت گاہ بھی ہو، درس گاہ بھی۔ وہاں مسلمان مل کر صلاح و مشورہ بھی کریں، صدقہ و خیرات کا وہ مرکز ہو، اور اُس کے ذریعہ مسلمانوں میں تعاون اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کے کام ہوں"۔

اسی شعبے نے قرآن کی اشاعت، اُسے حفظ کرنے کی حوصلہ افزائی اور اُسے ریکارڈ کرنے کے کام بھی اپنے ذمے لے رکھے ہیں۔ اس کے لئے وزارتِ اوقاف نے کوئی دس لاکھ پونڈ کے خرچ سے قاہرہ کے ایک مرکزی مقام پہ 'دارالقرآن' کے نام سے ایک شاندار عمارت تعمیر کی ہے۔ اس کے علاوہ مصر کے مشہور قاریوں کی قرأت کے ریکارڈ تیار کرائے ہیں، جو اندرونِ مصر اور باہر فراہم کئے جاتے ہیں۔

اسی شعبے کے ذمے یہ بھی کام ہے کہ وہ ملک کے اندر مختلف شہروں میں اسلامی کتابوں کی لائبریریاں قائم کرے، اور دوسرے ملکوں کو بھی اسلامی کتابوں کے عطیات دے۔ اس کے علاوہ یہ شعبہ وہ مسودات،

دستاویزیں، کتبے اور تصاویر وغیرہ بھی جمع کرتا ہے، جو عظیم اسلامی تاریخی ورثے کی حامل ہیں۔

یہی شعبہ دینی مواعظ کا انتظام کرتا ہے تاکہ لوگوں میں اسلامی شعور اُبھرے۔

نظام اوقاف کا دوسرا بڑا شعبہ مجلس اعلیٰ للشئون الاسلامیہ کا ہے۔ اس کی سرگرمیاں پورے عالم اسلام کے لئے ہیں وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے درمیان دینی اور روحانی روابط استوار کرتا ہے اور باہر سے اسلامی ملکوں کے جو وفد آتے ہیں، اُن کے استقبال اور عالمی اسلامی کانفرنسوں کے انعقاد کا انتظام کرتا ہے۔

اس کے علاوہ اس شعبے کی طرف سے دوسرے ملکوں کے ہزارہا مسلمان طلبہ کو وظیفے دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ مصر میں آکر تعلیم حاصل کرسکیں۔ نیز اس کے زیر اہتمام عربی اور دوسری زندہ زبانوں میں رسالے پمفلٹ اور کتابیں شائع ہوتی ہیں، اور یہ قرآن مجید کی تفسیر، احادیث کی جمع وتدوین اور مختلف مذاہب فقہ پر مشتمل جامع کتابوں کی ترتیب کا کام کر رہا ہے ۔ وزارتِ اوقاف کا ایک اور شعبہ بھی ہے، جو ایک لحاظ سے 'دعوت اسلامیہ' کی ایک عملی شق ہے اس شعبے کا کام بِرّ اور خیرات کا انتظام کرنا ہے۔ مریضوں کا علاج، فقراء ومساکین کی اعانت، یتیموں کی نگہداشت اور وہ خاندان جو محتاج ہیں، لیکن وہ اپنی احتیاج کو ظاہر نہیں کرتے، ان کی مدد۔ یہ فرائض بھی اس شعبے سے متعلق ہیں۔

یہ شعبہ اُن لوگوں کو، وہ خواہ ملازمین ہوں یا غیر ملازمین، جو حوادثِ زمانہ کا نشانہ بن جائیں یا اُن پر کوئی فوری مصیبت آجائے، بلا سُود قرض حسنہ دیتا ہے تاکہ وہ مجبوری میں سودخواروں یا دوسرے چال بازوں کے پنجے میں نہ آجائیں۔

مساجد کی دینی، روحانی، اخلاقی اور اجتماعی افادیت کے دائرہ کو وسیع تر اور مؤثر تر بنانے کے لئے وزارت اوقاف نے یہ انتظام کیا ہے کہ ائمہ مساجد کو اس امر کا مکلف بنایا گیا ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں قرآن مجید کو حفظ کرانے (چونکہ اہل مصر کی زبان عربی ہے، اس لئے وہ قرآن کو حفظ کرکے براہ راست اسے سمجھ سکتے ہیں) اور اس کی تعلیمات کو سمجھانے کے لئے حلقہ ہائے درس قائم کریں۔ اس وقت عام مساجد کے علاوہ کوئی اٹھارہ سو مسجدوں میں اس طرح کے حلقہ ہائے درس ہیں، ائمہ سے ان حلقہ ہائے درس کے متعلق رپورٹ مانگی جاتی ہے۔ اور اس ضمن میں اُن کے حُسنِ کار پر اُن کی ترقیاں ہوتی ہیں۔

متحدہ عرب جمہوریہ کی وزارتِ اوقاف قرآن مجید کی نشر واشاعت پر بہت زیادہ خرچ کرتی ہے۔ اُسے اپنی "دار القرآن" کی اسکیم کو مالی اعتبار سے عملی جامہ پہنانے کے لئے بہت سے ایسے اوقاف سے بڑی مدد ملی۔

جو عہدِ گزشتہ میں ان کے واقفین نے "قرأت قرآنی" کے ضمن میں وقف کئے تھے۔ مثلاً بہت سے ایسے وقف تھے، جن کی آمدنی سابق شاہی خاندان کے افراد کی قبروں پر قرآن کی تلاوت کرنے والوں پر صرف ہوتی تھی۔ پھر ایسے وقف بھی تھے کہ ان کی آمدنی وقف کرنے والوں کی قبروں پر پھول چڑھانے میں صرف ہوتی تھی۔ علاوہ ازیں کئی ایسے اوقاف کی آمدنیاں بھی "دار القرآن" کی مد میں لے لی گئیں، جن کے وقف ناموں کی شرائط از کار رفتہ ہو گئی تھیں۔

حکومت نے قانون کے ذریعہ ایسے اوقاف کے وقف ناموں کو جو اس زمانے کی روح کے منافی تھے، منسوخ کر کے ان کی آمدنی دوسری مدوں میں لے لی ہے۔ مثلاً بعض وقف تھے جن کی آمدنی کتوں کے لئے پانی پر صرف ہوتی تھی۔ بعض وقف ناموں میں یہ لکھا تھا کہ اُن کے اوقاف کی آمدنی تُرکی لشکر پر صرف ہو۔ اب یہ آمدنی مصری لشکر پر صرف ہوتی ہے ـــ غرض واقفین کے وقف کرنے کی جو اصل غرض تھی، اُس کی روح کو پیشِ نظر رکھ کر اوقاف کی آمدنیوں کو نئی مدوں میں خرچ کیا جا رہا ہے۔

مصر میں تو اوقاف کا کوئی حد و حساب نہیں۔ اور اُن کی سالانہ آمدنی کروڑوں پونڈ ہے۔ اس لئے وہاں اوقاف کی ایک مستقل وزارت قائم ہے، جس کی سرگرمیاں بڑی وسیع و عریض ہیں۔ لیکن اِن برسوں میں مصر کی وزارتِ اوقاف نے جہاں اوقاف کی آمدنیوں کا صحیح استعمال کرنے کا طریقہ نکالا، وہاں اس نے ایک اور کام بھی کیا ہے۔ جسے ہمارا محکمۂ اوقاف اپنے لئے دلیلِ راہ بنا سکتا ہے۔

ہمارے سامنے وزارتِ اوقاف مصر کی بارہ سالہ رپورٹ ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ سنہ ۱۹۵۲ء سے سنہ ۱۹۶۳ء تک اوقاف نے ۶۶۳۰ فلیٹوں پر مشتمل کوئی ساٹھ بڑی عمارتیں بنائیں۔ یہ عمارتیں موقوفہ زمینوں پر بنائی گئیں۔ اس سے ایک تو اوقاف کی آمدنی میں اضافہ ہوا، دوسرے متوسط، نچلے متوسط اور غریب طبقوں کو رہنے کے لئے مکانات مل گئے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان عمارتوں پر کوئی آٹھ لاکھ چالیس ہزار پونڈ صرف ہوئے۔

مغربی پاکستان کے بعض بڑے بڑے شہروں میں ایسی بہت سی موقوفہ زمینیں ہیں، جن میں محکمہ اوقاف رہائشی مکانات بنا کر اپنی آمدنی بڑھا سکتا ہے اور بے گھر لوگوں کو کرائے کے مکانات مہیا کر سکتا ہے۔